الشیخ عمر الشیشانی کے معتمد ساتھی ابوالولید المہاجر کی المحیسنی کے بارے میں گواہی۔

المحیسنی کی حقیقت از طرف ابوالولید المہاجر (شامی محاذ پر برسر پیکار مجاھد)

الحمد للّٰہ والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ ، اما بعد

میں محیسنی کے بارے میں اپنی گواہی کی شروعات چند ماہ قبل کے واقعات سے شروع کرونگا جب وہ شام مین داخل ہوئے تھے۔ خصوصاً جب وہ حلب میں آئے تھے۔

میرے ساتھ ایک مجاہد بھائی نے رابطہ کیا اور کہا کہ شیخ محیسنی عمر الشیشانی سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ میں نے اس چیز کو خوش آمدید کہا اور بہت خوشی ہوئی ۔ کیونکہ اس وقت ہمیں اہل علم کی بہت ضرورت تھی۔ میں نے ایک وقت مقرر کیا ۔ ملاقات ہوئی۔ بات چیت کے دوران محیسنی نے کہا کہ میرے پاس مجاہدین کی خدمت کرنے کا ایک منصوبہ ہے اس سلسلے میں ، میں عمر الشیشانی سے ملنا چاہتا ہوں منصوبہ یہ بتایا کہ ہم ترکی سے مجاہدین کے لئے مشینری لائیں گے جس سے اسلحہ بنایا جائے گا) اور کہا کہ میں عمر سے مل کر ایسی جگہ حاصل کرنا چاہتا ہوں جہاں وہ کارخانہ لگایا جائے۔ اور یہ کہ وہ اس کام کی حمایت کرے۔ یہ بات سن کر مجھے

بہت خوشی ہوئی کہ یہ مجاہدین کی شدید ضرورت تھی۔ لہٰذا میں نے عمر الشیشانی سے رابطہ کیا وہ وقت نکالنے پر راضی ہوگیا۔ میں نے دونوں کی بعد از عشاء دعوت کی وہاں محیسنی نے عمر سے بات چیت کی کچھ دیر ک بعد جلدی سے محیسنی عمر شیشانی کے پہلو مین جا بیٹھے پھر کہا کہ ہمارا فوٹو کھینچا جائے۔ بہانہ یہ بنایا کہ اس سے دشمن جلیں گے۔ بعد میں یہ واضح ہوا کہ اس نے عمر شیشانی کا نام دوچیزوں کے لئے استعمال کیا:

1- تاکہ عمر کا نام استعمال کرکے چندہ اکھٹا کیا جائے۔

2- چونکہ شام میں وہ غیر مشہور تھے لہٰذا عمر کے ساتھ تصویر کھنچوا کر اپنا قد بڑا کیا جائے اور ایک سند فراہم کی جائے۔

اسی مجلس میں ایک اتفاق یہ ہوا کہ ایک ذمہ دار ساتھی نے کچھ کاغذات پیش کئے جو کہ اس نے صقورا الشام کے ایک کمانڈر سے حاصل کئے تھے۔ ان کاغذات میں ایک منصوبہ تحریر تھا جو کہ خلیجی ریاستوں کی امداد سے ترکی میں ترتیب دیا گیا تھا ۔ منصوبے کا خلاصہ یہ تھا کہ شام کو تین گروہوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

1- سبز گروہ : جس میں المجلس العسکری اور ارکان کے لوگ شامل تھے۔

2- پیلا گروہ : جس میں کچھ اسلامی جماعتیں تھیں۔

3- لال گروہ : اس سے دولت اسلامیہ مراد تھی۔

اس منصوبہ کا غرض یہ تھا کہ تمام گروہوں کو دولت اسلامیہ کے خلاف متحد کیاجائے اس کے عوض ایک ایسا اسلامی نظام لایا جائے جس سے یورپ کو کوئی خطرہ نہ ہو سب حاضرین نے محیسنی سمیت اس منصوبے کی مذمت کی اور اس ساتھی سے کہا کہ اس منصوبہ میں شامل جماعتیں کون کون سی مذکور ہیں؟ جب اس نے جماعتوں کا نام لیتے لیتے احرارالشام کا نام لیا تو محسینی کا رنگ اڑ گیا اور وہ بات نہ کرسکا اس کی دو وجہ تھیں:

1- اطلاع مضبوط تھی۔

2- واضح غداری تھی

اور یہ بات اس کے مستقل محکمہ والے منصوبے کا راز فاش کررہی تھی جس کا اس نے وعدہ کیا تھا (اب یہ منصوبہ سب کے سامنے الجبہۃ الاسلامیہ کی صورت میں ظاہر ہوچکا ہے)

کچھ دنوں کے بعد اس نے منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دوبارہ ملاقات کی خواہش کی ۔ اس دوران عمر نے حکم کیا کہ میں اسے ایسی جگہ فراہم کردوں جہاں وہ کارخانہ لگائے ۔ جب ملاقات ہوئی تو محیسنی نے کہا کہ میں عمر اور تجھ سے اکیلے میں ملاقات کرنا چاہتا ہوں اکیلے میں عمر سے کہا کہ دولت الاسلامیہ میں شمولیت کرنے پر ذرا غوروفکر کریں اور اس میں جلدی نہ کریں!!!

اس سے پہلے ہم محیسنی سے اینٹی ائیر کرافٹ گنز کا مطالبہ کررہے

تھے جس پر وہ ہم سے وعدے کرتے رہے اور بات کو ٹالتے رہتے تھے۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس کی طرف عمر الشیشانی اور اس کے کتیبے کو یا دولۃ الاسلامیہ کو ایک روپیہ بھی نہیں دیا گیا۔ صرف شیخ سعید کے محاذ پر اس نے 5000 یورو دیئے تھے اس کے سوا وہ ہمیشہ میٹھی باتیں سنا کر ٹرخا دیتے تھے اور جھوٹے وعدے کیا کرتے تھے وہ ہمیں دھوکہ دیا کرتا تھا اور اس کی کوشش تھی وہ ہمارا سہارا لے کر مشہوری حاصل کرے(بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ وہ شیخ طریفی کے کہنے کے علاوہ کسی کی امداد نہیں کرتا) اسی طریفی نے ایک مرتبہ عمر شیشانی سے فون پر طویل بات چیت کی (51 منٹ) آدھی دیر تک وہ عمر شیشانی کی تعریف کرتا رہا اور بقیہ وقت میں مختلف شبہات سے عمر کو دولت الاسلامیہ کے چھوڑنے پر اصرار کرتا رہا۔ عمر نے اس سے کہا کہ میں ایک جنگ لڑنے والا آدمی ہوں آپ ان شبہات کے لئے دولت اسلامیہ کے علماء سے بات کرسکتے ہیں۔ رابطہ ختم ہوئی پھر عمر حفظہ اللہ نے مجھ سے کہا کہ یہ بیکار آدمی ہے۔

محیسنی نے شیخ سعید کے محاذ پر احرارالشام کی طرف سے ایک بڑی خیانت کا مشاہدہ کیا اس کے باجود اس نے سوشل میڈیا پر اسے ذکر کرنے سے انکار کردیا۔

محیسنی کی عجیب باتوں میں سے ایک ظاہر ہونے اور مشہور ہونے کی محبت ہے۔ یہ واقعہ اس طرح ہے کہ جب یہ تیسری مرتبہ میرے

پاس آیا اور رات کا کھانا کھایا اس وقت میرے ساتھ کافی ساتھی جمع تھے۔ ہم کچہری میں مشغول ہوگئے۔ اتنے میں اس نے اپنے سکریٹری سے کہا کہ میرا آئفون موبائل چارج پر لگاؤ۔ سکریٹری سے موبائل مجھے چارج کرنے کے لئے دیدیا۔ جب میں نے اسے چارج پر لگایا اور دیکھا کہ وہ چارج ہورہا ہے یا نہیں تو اس وقت اسکرین پر یہ پیغام نمودار ہوا کہ [ابوالولید سے کہو کہ وہ مجھ سے اصرار کرے کہ میں ساتھیوں سے خطاب کروں] یہی بات اس کے کلاس فیلوز نے بھی بتائی کہ [محسینی سے ایسی بات کا ہونا کوئی عجیب چیز نہیں یہ اس کی پرانی عادت ہے]

مجھے ایک معتمد ساتھی نے بتایا کہ محیسنی اپنے خاندان سے ملنے کے لیے ترکی گیا اور ایک ہوٹل میں ان سے ملاقات کی ۔ باوجود اس کے کہ ترکی کے حالات سب ساتھی جانتے ہیں ان حالات میں ایک مشہور بندہ کس طرح بغیر کسی رکاوٹ کے ترکی جاتا اور واپس آتا ہے۔ اور آپ کو یاد ہوگا راکان الرفیعی فک اللہ اسرہ ترکی میں داخل ہوتے ہی گرفتار ہوگیا تھا۔

مختصر طور پر اس بندہ کا حال یہ ہے کہ

1- یہ چندہ کے مواقع ڈھونڈتا رہتا ہے کہ باہر سے لائے ہوئے منصوبوں کی تکمیل کرسکے۔

2- وہ ہم سے مختلف منصوبوں کے بارے میں بات کرتا رہا لیکن ایک

بھی پورا نہیں کیا۔ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ کسی طرح وہ عمر حفظہ اللہ کو دولت الاسلامیہ کی بیعت سے نکال لے جائے۔

3- ہر منصوبہ پر کام کرتے وقت اس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اس کام میں مجھے مرکزیت حاصل ہو تاکہ سب لوگ مجھ سے جڑے رہیں۔
یہ جب شام آیا تو مجھے بہت سارے دوستوں نے میٹھی میٹھی باتوں اور پرکشش منصوبوں کے دھوکہ میں آگیا وہ منصوبہ کہ جن میں سے کوئی ایک بھی ہوتا ہوا نظر نہیں آیا ۔

مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ میں نے اپنے ساتھیوں کی بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔

ابوالولید المہاجر